ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

# پشتو۔اُردو لغت نگاری آغاز وارتقا

# PASHTO-URDU LEXICOGRAPHY: COMMENCEMENT AND EVOLUTION

*ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری

شعبہ اردو جامعہ پشاور

**ڈاکٹر علی شیر

اسکالر شعبہ اردو جامعہ پشاور

***ABSTRACT***

*Lexicography, the art and craft of dictionary-making, is as old as writing. Since its very early stages several thousands of years ago, it has helped to serve basically the every-day needs of written communication among individuals in communities speaking different languages or different varieties of the same language. Urdu and Pashto lexicography commencement and evolution. The present paper aims at distinguishing the various trends in writing bilingual dictionaries of Urdu and Pashto. By so doing, it is hoped that the bases on which variation has relied are arrived at in order to provide the appropriate explanations of how and why differences have followed. To achieve this aim, an expository critical account of the approaches to the compilation of monolingual dictionaries in Urdu and Pashto is presented; reference to bi-lingual dictionaries is going to be made in Urdu and Pashto Approaches to Lexicography appropriately, however. These trends, or schools, within each approach followed a certain system in compiling its representative dictionaries. This research paper has reviewed the progress made so far with regard to this Urdu and Pashto lexica and has corrected the historical direction from a research angle by collecting basic information.*

*Key words: Pashto, Aryan, Urdu, Pakistan, Afghanistan, lexicography, Dictionaries, research, evolution,*

انسان اس لیے انسان ہے کہ بولنے پر قدرت رکھتا ہے دنیا میں چھے ہزار سے زیادہ زبانیں بولی جاتی ہیں ہر زبان سماجی ضرورتوں کی وجہ سے وجود میں آتی ہے اور دیگر زبانوں سے سماجی اور لسانی تعلق جوڑتی ہے اسی تعلق کو آسان بنانے کے لیے ذولسانی لغات سب سے قدیم اور آسان ذریعہ ہیں۔ پشتو اور اُردو دو ایسی زبانیں ہیں جن میں تاریخی، تہذیبی، ثقافتی اشتراک اور باہمی ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ دنیا کی بے شمار زبانوں میں یہ ایسی واحد زبانیں ہیں جن میں زیادہ مطابقت ملتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج ساری دنیا میں بالعموم اور سرزمین پاکستان میں بالخصوص یہ زبانیں وسیع پیمانے پر بولی اور سمجھی جاتی ہیں۔ اگرچہ پاکستان میں پشتو کی حیثیت دیگر علاقائی زبانوں مثلاً سندھی، پنجابی اور بلوچی کی طرح علاقائی اور اُردو کی حیثیت قومی زبان کی مانی جاتی ہے۔ اس باہمی مطابقت، زبان کی ترقی اور ہمہ گیریت کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں تراجم، لغت نویسی، آپس میں لین دین اور میل ملاپ وغیرہ شامل ہیں لیکن ان تمام وجوہات میں سب سے زیادہ ضروری اور اہم زبانوں کے ذخیرۂ الفاظ کو یکجا کرنے کا عمل ہے جس کو عرف عام میں لغت نگاری یا لغت نویسی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ ایک ایسا عمل اور طریقہ کار ہے جس سے کسی بھی زبان ذخیرہ الفاظ کو محفوظ کیا جاتا ہے

پشتو زبان کی قدامت مسلمہ ہے۔ اس زبان کے ابتدائی مراحل کا جائزہ لیا جائے تو مایوسی ہوتی ہے کیونکہ جتنی پشتو زبان قدیم ہے اسی کی مناسبت سے نہ تو اس کا ادبی سرمایہ زیادہ تھا اور نہ یہ قدیم زبان اس سطح تک پہنچی تھی جس پر اس زبان کو ہونا چاہیے تھا۔ جتنی اس زبان کی عمر ہے ابتدا میں اتنا اس کا ادبی اور تحریری سرمایہ کم اور ناپید تھا۔ لیکن اس کمی کا ازلہ کسی خاص حد تک کیا جا چکا ہے۔ پشتو زبان میں مختلف حوالوں سے اس زبان کی ادبی و تحریری سرمایے کو محفوظ کی جانے کی کامیاب کوششیں جاری ہیں جن میں ذولسانی لغت نگاری بھی قابل ذکر ہے۔ ابتدا میں اس کے ذخیرۂ الفاظ کو محفوظ بنانے کی باقاعدہ طور پر کوئی خاص کوشش نہیں کی گئی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ ضرورت بھی محسوس کی گئی اور دیگر زبانوں کے لغات کی دیکھا دیکھی پشتو زبان کی طرف لغت نگار متوجہ ہوئے۔ پشتو زبان کی لغت نگاری کے حوالے سے بیسویں صدی بہت زیادہ اہم ہے جن میں نہ صرف اس کی یک لسانی لغات کے سرمایے میں اضافہ دیکھنے کو ملا۔ بلکہ اس صدی میں پشتو کی یک لسانی لغات کے ساتھ ساتھ ذولسانی لغات اور بالخصوص پشتو اردو لغات کے بارے میں بھی کافی حد تک کام کیا جا چکا ہے۔ جن میں اولیت پادری قاضی خیر اللہ کو حاصل ہے جنہوں نے پہلی مرتبہ ۱۹۰۶ میں ' خیر اللغات ' کے نام سے ایک پشتو اردو لغت کی تدوین کا کام کر کے پشتو اردو لغت نویسی کی بنیاد ڈالی۔ پشتو۔اُردو لغت نویسی کی ابتدا تو پشتو زبان کے ان اولین تصانیف سے ہوتی ہے جن میں پہلی مرتبہ اردو کے الفاظ شامل کیے گئے تھے اُن میں سرفہرست پشتو زبان کی پہلی تصنیف پیر روشان کی " خیر البیان " ہے جس میں مختلف زبانوں یعنی پشتو، فارسی، عربی اور اُردو میں مختلف مسائل پر بحث کی گئی ہے اور ساتھ ساتھ پشتو اُردو لغت نویسی کی بنیاد کے لیے خام مواد بھی موجود ہے۔ کیونکہ یہی وہ تصنیف ہے جس سے پشتو اردو لغت نویسی کا آغاز ہوتا

ہے۔اس تصنیف میں بایزید انصاری نے پشتو کے ساتھ ساتھ اُردو زبان کا استعمال بھی کیا ہے اگرچہ یہ لغت کی کتاب نہیں ہے لیکن اس کتاب سے اردو اور پشتو کے روابط کا آغاز ہوا۔" ملاحظہ ہو:

لکھ کتاب کے آغاز کے بیان جن کے سارے اکھر سہن بسم اللہ تمام؛ میں نہ گنوا نگا مز دوری انہن کی جے لکھیں پرن بگاڑن۔"(۱)

بایزید انصاری کی "خیر البیان" کے بعد اس دور کی ایک اور تصنیف اخون درویزہ بابا کی "مخزن اسلام" ہے جو پشتو زبان میں لکھی گئی ہے یہ تصنیف عقائد پر لکھی گئی ہے جس کے آغاز میں ایک قصیدے کا ترجمہ کیا گیا ہے۔ (۲)

اخون درویزہ بابا کی پشتو زبان میں لکھی گئی اس کتاب میں عربی اور اردو کے الفاظ کا بھی استعمال کیا گیا ہے۔اسی طرح محبت خان بریلوی کی تصنیف "ریاض المحبت" جس کی اشاعت ۱۸۰۶ میں کی گئی اس میں بھی بعض جگہوں پر پشتو الفاظ کے معنی اُردو زبان میں درج کیے گئے ہیں۔اگرچہ یہ پشتو ادب کی ابتدائی تصانیف ہیں لیکن پشتو۔اُردو لغت نویسی کے اس ابتدائی سفر میں اس کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ان دونوں کتابوں کی پشتو اردو کی باہمی ہم آہنگی، میل ملاپ، مطابقت اور پشتو اردو لغت نویسی کے لئے بنیاد فراہم کرنے کے حوالے سے اہمیت مسلم ہے۔

قاضی خیر اللہ نے 'خیر اللغات' سے پہلے ۱۹۰۰ میں خیبر پختونخوا میں تعلیم عام کرنے کی لیے اور کچھ نصابی کتب کی ضرورتوں کو سامنے رکھ کر "قاعدہ د پشتو" کے عنوان سے شائع کیا جس کی پذیرائی نے خیر اللہ کو ان دو زبانوں (پشتو، اردو) کے حوالے سے بول چال لکھنے پر مجبور کیا اور اس کا دو حصوں پر مشتمل "پشتو بول چال" منظر عام پر آیا جس کے پہلے حصے کی اشاعت ۱۹۰۰ میں کی گئی جبکہ دوسرے حصے کو ۱۹۰۳ میں زیور طبع سے آراستہ کیا۔ مصنف لکھتے ہیں:

"سرکاری عربی کی دوسری کتاب کے طریق پر ایک لفظ اور فقرہ کا ترجمہ مقابل میں دیا گیا تھا۔"(۳)

ایک لحاظ سے اگر ان تصانیف پر غور کیا جائے تو ان کا شمار پشتو۔اُردو لغت نویسی کے ان ابتدائی تصانیف میں ہوتا ہے۔ جس نے پشتو۔اُردو لغت نویسی کی بنیاد رکھی اور یہ دونوں کتب قاضی خیر اللہ کی ان دو زبانوں سے لگاؤ کا ثبوت بھی ہیں۔"خیر اللغات" پشتو۔اُردو کی پہلی لغت ہے جس کے پہلے حصے (جو تقریباً ۵۳۲۰ الفاظ پر مشتمل ہے) کی اشاعت ۱۹۰۶ میں کی گئی اگرچہ بعض لوگوں نے بہادر شاہ ظفر کاکاخیل کی "ظفر اللغات" کو پشتو اردو کا پہلا لغت قرار دیا ہے لیکن یہ بات حقیقت سے کوسوں دور ہے کیونکہ بہادر شاہ ظفر کاکاخیل کی "ظفر اللغات" پہلی مرتبہ ۱۹۶۶ میں زیور طبع سے آراستہ ہوئی جبکہ قاضی خیر اللہ کی لغت "خیر اللغات" کی اشاعت ۱۹۰۶ میں کی گئی ہے۔اس کے علاوہ اس بات کی تائید" خیر اللغات" کے مصنف کی اس بات سے بھی ہوتی ہے جس کا تذکرہ انہوں نے "خیر اللغات" کے دیباچے میں کیا ہے۔لکھتے ہیں:

"خیر اللغات سے پہلے اب تک پشتو۔اُردو لغات کی کوئی کتاب تیار نہ ہوئی تھی یہاں کچھ عرصہ ہوا کہ بعض یورپین صاحبان نے پشتو اردو انگریزی لغات کی کتابیں تیار کی ہیں۔جو انہی خیالات اور معلومات کے مطابق تھیں۔ جو اس وقت کی اقتضا کے موافق ایک خاص گروہ کے محدود استفادہ کے لئے کار آمد ہو سکتی ہیں۔ مگر ان میں دقتیں تھیں۔"(۴)

لغت نگار کے مذکورہ بالا بیان سے اس بات کا بخوبی علم ہوتا ہے کہ پشتو۔اُردو کا پہلا لغت نویس قاضی خیر اللہ اور پشتو۔اُردو کی پہلی لغت" خیر اللغات" ہے اگرچہ اس میں ذخیرۂ الفاظ کی کمی ہے لیکن اس خامی کے باوجود اسے باقاعدہ طور پر پشتو۔اُردو کا اولین لغت قرار دیا جاسکتا ہے۔ قاضی خیر اللہ کے سامنے ان دو زبانوں کی لغت کا کوئی واضح نمونہ موجود نہیں تھا لیکن پھر بھی اس نے اس مشکل کام کو تن تنہا پایہ تکمیل تک پہنچانے کی حتی المقدور کوشش کی۔

پشتو۔اُردو لغت نگاری کے اس ارتقائی سفر میں' خیر اللغات' کے بعد سید راحت اللہ راحت زاخیلی کی پشتو۔اُردو لغت بعنوانِ 'لغات افغانی' بھی قابل ذکر ہے۔یہ لغت دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہے جس کی اشاعت ۱۹۵۸ میں ہوئی۔ مذکورہ لغت کو اگر لغت نگاری کے فنی تقاضوں پر پرکھنے کی کوشش کی جائے تو اس میں بھی لغت نگار نے لغت نگاری کے اصولوں کا خاطر خواہ خیال نہیں رکھا۔ مطالعے کے بعد یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ اس میں بھی خیر اللغات کی روش کو اپنایا گیا ہے۔لغت کے ابتدائی صفحات میں لغت نگار نے صرف تذکیر و تانیث، یائے معروف اور یائے مجہول کے لئے علامات درج کیے ہیں۔اس کے علاوہ کسی اور بات کی وضاحت نہیں ملتی البتہ حروف تہجی کی ایک فہرست درج ہے اور ہر حرف کو نمبر دینے کے بعد اس کے صفحے کی نشاندہی کی گئی ہے۔اس کے علاوہ شامل لغت الفاظ کے بارے میں علاماتی فہرست غائب ہے جس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ لغت میں لغت نگار نے کسی اور علامت کا استعمال نہیں کیا سوائے تذکیر و تانیث کے۔

لغات افغانی' کا شمار پشتو اردو لغت نگاری کی ابتدائی لغات میں ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے اس میں فنی تقاضوں کو بخوبی نہیں برتا گیا۔مثلاً ترتیب الفاظ کی بات کی جائے تو تمام الفاظ کو اسی ترتیب سے رکھا گیا ہے جس کا التزام' خیر اللغات' میں کیا گیا ہے۔ بعض مقامات پر مفرد الفاظ کو پہلے اور مرکب کو بعد میں اور بعض مقامات پر مرکب پہلے اور اس کے بعد مفرد۔اس کے علاوہ ابواب کی تقسیم الف بائی ترتیب کے اعتبار سے کی گئی ہے۔ لیکن اندراج الفاظ میں اس کا خاص خیال نہیں رکھا گیا۔

پشتو۔اُردو لغت نگاری کے اس ارتقائی سفر میں 'خیر اللغات' اور 'لغات افغانی' کے بعد اُن تصانیف کو بھی پشتو۔اُردو لغت نگاری کے ضمن میں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جن میں پشتو۔اُردو لغت نگاری کے تمام آثار نظر آتے ہیں اُن تصانیف میں سر فہرست امتیاز علی عرشی کی تصنیف "اُردو میں پشتو کا حصہ" ہے، جس کی اشاعت شاہین برقی پریس پشاور نے پشتو اکیڈیمی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

پشاور یونیورسٹی کے زیر اہتمام ۱۹۶۰ میں کی۔ یہ وہ تصنیف ہے جس میں پشتو اردو لغت نویسی کے آثار نمایاں ہیں اگر چہ یہ تصنیف دونوں زبانوں کے باہمی رشتے اور مطابقت کے حوالے سے تحریر کی گئی ہے لیکن اس کی اس اہمیت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ 'خیر اللغات' اور 'لغات افغانی' کے بعد دونوں زبانوں کی بیشتر تصانیف میں یہ وہ واحد تصنیف ہے جس نے لغت نویسی کے اس سفر میں ایک باقاعدہ لغت کی طرح سہولت فراہم کی۔ یہ وہ واحد نثری تصنیف ہے جس نے دونوں زبانوں کے الفاظ کے لئے ایک ایسا سانچا فراہم کیا کہ بعد میں آنے والے لغت نویسوں نے پشتو اردو الفاظ کو اسی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی اور کامیاب بھی ہوئے۔ امتیاز علی عرشی نے اپنی تحریر" اُردو میں پشتو کا حصہ" میں پشتونوں کی تاریخ کے ساتھ ساتھ دونوں زبانوں (پشتو ،اُردو) کو ملی روابط، اتحاد، یکجہتی کا وسیلہ قرار دے کر دونوں زبانوں (پشتو، اُردو) کے باہمی رشتے اور میل ملاپ کے حوالے سے تفصیلاً ذکر کیا ہے اور ساتھ ساتھ روہیل کھنڈ (دہلی، اور لکھنؤ) کا درمیانی علاقہ جہاں پشتون آباد تھے وہاں پر روزمرہ کے مطابق ایسے کئی الفاظ جو اب بھی مروج اور بولے جاتے ہیں ان کی نشاندہی کی ہے۔ اس تحریر میں امتیاز علی عرشی نے ۲۵۳ الفاظ پر مشتمل اُن الفاظ کی فہرست تیار کی ہے جس کے بارے میں انہیں یقین تھا کہ یہ پشتو کے الفاظ ہیں۔ اس کے علاوہ جن الفاظ کے بارے میں امتیاز علی عرشی کو شک تھا کہ یہ پشتو کے الفاظ ہیں ان کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نمونے کے طور پر اُن الفاظ میں سے چند کا اندراج کیا جاتا ہے۔

پرکٹے:

پشتو میں اُس لڑکے کو کہتے ہیں، جس کا باپ مر چکا ہو اور اس کی ماں نے دوسری شادی کی ہو۔ اب یہ لڑکا اپنی ماں کے دوسرے شوہر کا پرکٹے ہو گا اور لڑکی "پرکٹی" کہلائی گی۔ اردو زبان میں اس رشتے کے اظہار کے لئے کوئی لفظ نہیں ہے اہل علم فارسی لفظ" مادر جلو" بول لیتے ہیں۔ رام پور میں پشتو لفظ ہی مستعمل ہیں البتہ" پرکٹے" کو" پرکٹا" بنالیا ہے۔(۱۹)

اسی طرح دوسرا پشتو لفظ:

شرنگ:

پشتو میں جھانجن اور پازیب جیسے زیور کی آواز کو کہتے ہیں۔ روہیل کھنڈ میں یہ "شٹرنگ" ہو گیا ہے۔(۲۰)

لاوارثہ:

پشتو میں بے یار و مددگار عورت کو کہتے ہیں۔ رام پور میں بھی عورتیں کہتی ہیں۔" خدا مجھ سالاوارثہ کسی کو نہ کرے۔"(۲۱)

پشتو۔ اُردو لغت نویسی کے اس ارتقائی سفر میں ڈاکٹر سید انوار الحق کا نام کافی اہم ہے انہیں دونوں زبانوں (پشتو، اُردو) پر مکمل عبور حاصل ہے انہوں نے ان دونوں زبانوں کو تر جموں کی شکل میں بیش بہا قیمتی سرمائے سے مالامال کیا۔ یہاں پر بھی انوار الحق کی اس تصنیف کا ذکر ضروری ہے جو ترجمہ شدہ ہے لیکن اس تصنیف میں چند ایسی خوبیاں موجود ہیں جو پشتو۔ اُردو لغت نویسی کے لئے راہ ہموار کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں وہ تصنیف پشتو شاعر کاظم علی خان شیدا کا دیوان "دیوان کاظم علی خان" ہے جس کے اردو ترجمے کا کام ڈاکٹر سید انوار الحق نے اپنی علمی بصیرت کے بل بوتے پر سر انجام دیا۔ اور پھر ۱۹۶۴ میں یونیورسٹی بک ایجنسی نے اس کو زیور طبع سے آراستہ کیا۔ اس تصنیف میں انوار الحق کو جہاں کہیں مشکل لفظ نظر آیا وہاں اس نے اس لفظ کو اردو معنی اور لسانی ماخذ کے ساتھ درج کر لیا۔(۲۲)

اس کے علاوہ اس تصنیف میں ڈاکٹر سید انوار الحق نے بعض مقامات پر لفظ کے معنی اور لسانی ماخذ کے ساتھ ساتھ اس لفظ کی لغوی اور اصطلاحی معنوں اور محاورات کی بھی نشاندہی کی ہے جو پشتو اردو لغت نویسی کے لئے پختہ بنیاد فراہم کرنے کا وسیلہ ہے۔(۲۳)

اس ترجمہ شدہ تصنیف میں جہاں فارسی اور دیگر زبانوں کے الفاظ اور اس کے معنی درج کیے گئے ہیں وہاں پر ایک اور دلچسپ بات ان الفاظ کی مزید صراحت درج کرنا بھی ہے جس کا خیال رکھنا کسی بھی لغت نگار کو لغت مدون کرتے وقت رکھنا ہوتا ہے۔(۲۴)

دیوانِ کاظم علی خان شیدا سے مذکورہ بالا مثالیں جو ترجمہ شدہ ہیں اگر چہ یہ ڈاکٹر سید انوار الحق نے صرف ترجے کی عرض سے کی ہے لیکن اس میں پشتو۔ اُردو لغت نویسی کے ارتقائی سفر کو تقویت دینے کی صلاحیت موجود ہے کیونکہ اس میں انہوں نے ان پشتو الفاظ کا ترجمہ اردو زبان میں کیا جس کا استعمال کاظم علی خان شیدا نے اپنے کلام میں کیا تھا۔ یوں ان الفاظ کا دائرہ کلام تک محدود تو ہے لیکن لغت نگاری کے حوالے سے خام مگر اولین کاوشوں کی حیثیت سے یہ کام مفید بھی ہے اور روایت کا حصہ بھی۔(۲۵)

پشتو۔ اُردو لغت نگاری کی ایک اور اہم کڑی بہادر شاہ ظفر کاکا خیل کی 'ظفر اللغات' ہے۔ یہ لغت پچیس ہزار الفاظ، ضرب الامثال و محاورات پر مشتمل ہے جو ۱۴۳۰ صفحات پر محیط ہے۔ اشاعت پہلی بار ۱۹۶۶ میں کی گئی۔ لغت میں تزئین و اہتمام سے کام لیا گیا ہے۔ 'ظفر اللغات' کئی حوالوں سے اہم ہے۔ مثلاً اس میں کئی ایک زبانوں اُردو، پشتو، ہندی، فارسی، سنسکرت اور ترکی کے الفاظ شامل کیے گئے ہیں۔ یہ بہ یک وقت پشتو۔ پشتو، پشتو۔ اُردو، اُردو۔ پشتو اور اُردو۔ اُردو لغت ہے۔" ظفر اللغات" پشتو۔ پشتو لغت اسی لئے ہے کہ اس میں پشتو الفاظ کے معنی اور وضاحت کو پشتو زبان میں درج کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس لغت کو پشتو۔ اُردو لغت اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں بہادر شاہ ظفر کاکا خیل نے پشتو الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال کے معنی اور مفاہیم کو اُردو زبان میں درج کیا ہے اور اس لغت کو ہم اُردو پشتو کے زمرے میں اس وجہ سے شامل کر سکتے ہیں کہ اس لغت کے سینکڑوں الفاظ ایسے ہیں جن کی وضاحت پشتو زبان میں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اُردو۔ اُردو لغت اسی لئے ہے کہ اس میں بعض مقامات پر اُردو الفاظ کے معنی پشتو زبان کے ساتھ ساتھ اُردو زبان میں بھی درج ہیں۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

بہادر شاہ ظفر کاکاخیل نے" ظفر اللغات" کی تدوین نہ صرف طلبا کی نصابی ضروریات کو مد نظر رکھ کر کی بلکہ انہوں نے زندگی کے مختلف شعبوں کی ضرورتوں کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ اور اس میں علمی، تعلیمی اور عملی ضرورتوں کو بھی پورا کرنے کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے۔ لغت میں پچیس ہزار الفاظ اور ضرب الامثال کو شامل کیا گیا ہے۔ ضخامت اور تنوع کی خوبیوں کے ساتھ ساتھ یہاں کچھ خامیاں بھی دیکھنے کو ملتی ہیں۔ ذولسانی لغت کی تدوین یک لسانی لغت کے مقابلے میں مشکل کام ہے۔ اس میں لغت نگار کو بہ یک وقت دونوں زبانوں کے الفاظ، محاورات اور ضرب الامثال کے ساتھ ساتھ دونوں زبانوں کی تاریخی اور ثقافتی روایات کو مد نظر رکھنا ہوتا ہے۔ ان مشکلات کی بناپر "ظفر اللغات" میں موجود لفظوں کی قلت سے صرف نظر کیا جاسکتا ہے۔

"ظفر اللغات" کے بعد پشتو۔اُردو لغت نویسی کے اس ارتقائی سفر میں ان تصانیف کو بھی نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جن میں پشتو اردو لغت نگاری کے نمونے درج ہیں اگرچہ چند نثری تصانیف کا تذکرہ سن اشاعت کے لحاظ سے 'ظفر اللغات' سے پہلے کیا جاچکا ہے لیکن 'ظفر اللغات' کے بعد بہادر شاہ ظفر کاکاخیل کی اُن تصانیف کا ذکر بھی ضروری ہے جن کی تخلیق مصنف اور لغت نگار نے نصابی ضرورتوں کے تحت کی۔ جن میں "پشتو۔اُردو کی پہلی کتاب" اور "پشتو اردو کی دوسری کتاب" نے اہم کردار ادا کیا اگر دیکھا جائے تو یہ بنیادی طور پر درسی کتب ہیں جو وقت اور حالات کی ضرورت اور مناسبت سے سکول کے طلبہ کی ضرورت کو مد نظر رکھ کے لکھی گئی ہیں اور جن کا مقصد طلبا کو ان دو زبانوں سے واقفیت دلانا تھا لیکن بہادر شاہ ظفر کاکاخیل کی تدریسی کتب نے پشتو۔اُردو لغت نویسی کے ارتقائی سفر میں اپنی حیثیت کے مطابق اپنا اہم کردار ادا کیا۔ بہادر شاہ ظفر کاکاخیل کی ان درسی کتب میں اس کی پہلی کتاب کا سراغ نہیں ملا البتہ دوسری کتاب زیر بحث لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

بہادر شاہ ظفر کاکاخیل کی "پشتو اردو کی دوسری کتاب" جس کی اشاعت کا کام ۱۹۷۴ میں ادارۂ اشاعت سرحد قصہ خوانی بازار پشاور نے کیا۔ اس درسی کتب میں بہادر شاہ ظفر کاکاخیل نے عام بات چیت، کھیتی باڑی، دوستوں کے درمیان گفتگو، سکولوں کے حوالے سے بات چیت، روزمرہ معاملات اور میل ملاپ کی تمام باتوں کو پشتو سے اُردو میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے بنیادی طور پر دیکھا جائے تو یہ کتاب بھی ترجے کی کتاب ہے جس کا مقصد طلبا میں ان دو زبانوں سے لگن اور شوق پیدا کرنے کے علاوہ دونوں زبانوں پر عبور حاصل کرانا بھی ہے لیکن اس درسی کتاب میں مؤلف نے گھریلو سامان کے نام پشتو زبان کے ساتھ اردو زبان میں درج کیے ہیں اسی لئے پشتو اردو لغت نویسی کے اس ارتقائی سفر میں بہادر شاہ ظفر کی اس چھوٹی کتاب نے بھی اپنا کردار ادا کیا چند الفاظ نمونے کے طور پر درج کئے جاتے ہیں:

کټونه: چارپائیاں (۷۹)

منگے: گھڑا (۸۰)

کوزه: لوٹا (۸۱)

بړستن: لحاف (۸۲)

بہادر شاہ ظفر کاکاخیل کی تصنیف کے بعد اس سفر کا ایک اور مسافر سید انوار الحق ہے جس نے "پشتو نامہ" کے عنوان سے ایک تحریر پیش کی جس کی اشاعت بہادر شاہ ظفر کی" پشتو اردو کی دوسری کتاب" کی اشاعت کے ایک سال بعد یعنی ۱۹۷۵ میں مرکزی اردو بورڈ لاہور کے زیر اہتمام کی گئی۔ سید انوار الحق جیلانی نے اپنی یہ تصنیف مختلف عنوانات میں تقسیم کرکے اس میں پشتو الفاظ کے معنی و صراحت اردو زبان میں کیں۔ اپنی اس تصنیف میں سید انوار الحق جیلانی نے زندگی کے مختلف شعبہ جات مثلاً معاشرتی زندگی، فطرت، حیوانات، خانگی زندگی۔ پیشے، موسیقی، فنون لطیفہ، ادبیات، تعمیرات اور متفرق الفاظ کو شامل کرنے کی سعی کی ہے۔ اپنی اس کاوش میں انہوں نے مروجہ اور متروک الفاظ کو شامل کیا ہے جن کے چند نمونے ملاحظہ کیجئے۔

معاشرتی زندگی کے حوالے سے:

اشر:

وضاحت: اجتماعی طور پر کسی کے ساتھ ایک کام کرنے اور مزدوری نہ لینے کو اشر کہتے ہیں۔ اجتماعی طور پر ایک دن میں کسی کے لئے ایک کام لپٹانا اشر کہلاتا ہے۔ ایک کام جو اشر کے ذریعے صرف ایک دن میں کر لیا جاتا ہے۔ (۸۳)

چم: محلہ۔ ٹولہ

گاؤں کی آبادی کا ایک حصہ جس میں ایک دوسرے سے ملے ہوئے بہت سے مکانات ہوں۔ اس مناسبت سے محلے کو چم گاؤنڈ (محلہ ۔ٹولہ۔ آس پڑوس) بھی کہتے ہیں۔ (۸۴)

خانگی زندگی سے متعلق الفاظ:

اندیرے:

بکری کے بالوں کا بنا ہوا موٹا اور کھردرا ٹاٹ (۸۵)

اور لړونے :

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

آگ جلانے والا۔ ایک لمبی پتلی لکڑی جس سے تنور کی آگ کھکھوری جاتی ہے۔ اس لکڑی کا نچلا سرا عموماً آگ پکڑ لیتا ہے اور دھوئیں سے کالا ہو جاتا ہے۔ اس لئے دبلے پتلے چھریرے بدن کے سیاہ فام آدمی کو" اور لڑونے" سے مثال دی جاتی ہے۔ (۸۶)

اگر چہ سید انوار الحق جیلانی کی تصنیف کو پشتو اردو کے با قاعدہ لغت کا درجہ نہیں دیا جا سکتا، لیکن ابتدائی کاوش کے طور پر اس کی سراہنا ممکن ہے۔

بہادر شاہ ظفر کا کاخیل کی لغت کی اشاعت کے بعد پشتو۔ اُردو لغت نویسی کے ارتقائی سفر میں ۳۴ سال کا طویل عرصہ جمود کا شکار رہا کیونکہ اس طویل وقفے میں پشتو۔ اُردو زبان کی کوئی باقاعدہ لغت کا سُراغ نہیں ملتا سوائے بہادر شاہ ظفر اور سید انوار الحق کے چند تصانیف اور پشتو اُردو بول چال کی کتابوں کے۔ جن میں بہادر شاہ ظفر کا کاخیل کی "پشتو اُردو کی پہلی کتاب" اور "پشتو اُردو کی دوسری کتاب" شامل ہیں۔ اس زمانے میں وقت کی مناسبت اور ضرورت کے تحت کوئی جامع لغت انفرادی اور اجتماعی طور پر تدوین نہیں کی گئی۔ اسی لئے مقتدرہ قومی زبان اردو اسلام آباد نے اُردو زبان کو قومی زبان اور ترقی یافتہ زبان بنانے کی غرض سے جو تحریک شروع کی تھی اس میں پاکستان کی دیگر علاقائی زبانوں کے ساتھ پشتو زبان کو بھی شامل کیا گیا اور پشتو اُردو کے لسانی روابط پر کام کا ادارہ جاتی سطح پر آغاز ہوا۔ ان دو زبانوں (پشتو، اُردو) کی لغت مرتب کرنا وقت کی اہم ضرورت تھی اسی لحاظ سے مقتدرہ قومی زبان نے اپنی اس جاری پروگرام میں یہ ذمہ داری پشتو اکیڈیمی کے حوالہ کی۔ حاجی پر دل خان خٹک کوششوں، پشتو اکیڈیمی پشاور یونیورسٹی و دیگر دوستوں کی معاونت سے یہ کام پایہ تکمیل تک پہنچا کر ۱۹۹۰ میں لغت کو زیورِ طبع سے آراستہ کیا۔ حاجی پر دل خان خٹک کی یہ لغت ۱۲۸۴ صفحات اور کم و بیش پچاس ہزار الفاظ اور پشتو اصطلاحات پر مبنی ہے جن میں پشتو الفاظ کے علاوہ اردو، فارسی، ہندی، ترکی اور انگریزی کے اُن الفاظ کو شامل کیا گیا ہے جو اب پشتو زبان کا حصہ بن گئے ہیں۔ اس لغت میں الفاظ کا زیادہ ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اور ساتھ ساتھ اس لغت میں اس سے پہلے کی لغات مثلاً" خیر اللغات"، " لغات افغانی" اور "ظفر اللغات" کی چند کمیوں اور کوتاہیوں کا ازالہ بھی کیا گیا ہے۔ لیکن چند ایسی باتیں بھی ہیں جن کا خیال اس سے پہلے کی لغات میں رکھا گیا اور پر دل خان خٹک نے انہیں نظر انداز کرنے کی کوشش کی۔ یہ پشتو۔ اُردو کی ایک ضخیم اور مبسوط لغت ہے جس میں انہوں نے پشتو۔ اُردو کے ذخیرۂ الفاظ کو یکجا کرنے کی کوشش کی ہے اور کافی حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ مولف نے تمام شعبہ ٔہائے زندگی کے الفاظ شامل کیے ہیں۔ چاہے وہ سیاست کے حوالے سے ہوں یا مذہب کے حوالے سے، گھریلو زندگی کے حوالے سے ہوں یا سماجی زندگی کے حوالے سے، انسانوں کے حوالے سے ہوں یا حیوانات اور چرند پرند کے حوالے سے، چاہے اُن الفاظ کا تعلق قدیم زمانے سے ہو یا جدید زمانے سے، متروک الفاظ ہوں یا مروج تمام الفاظ کو اس لغت میں شامل کیا گیا ہے۔ اسی بنا پر ہم بلا جھجک کہہ سکتے ہیں کہ 'پشتو اُردو لغت' لفظوں کا ایک ایسا نگار خانہ ہے جن میں ہر قسم اور ہر قماش کے الفاظ درج ہیں۔ اس کا مطالعہ کر کے احساس ہوتا ہے کہ ابتدائی سفر کی بہ نسبت اب اس سفر میں کافی حد تک بہتری اور پختگی در آئی ہے۔ لیکن اس کام کو مزید بہتر سے بہتر بنانے کی ضرورت ہے تا کہ دونوں زبانوں کے ذخیرہ الفاظ، وسعت، اہمیت اور ہم آہنگی کا بخوبی اندازہ ہو جائے اور دیگر زبانوں کی طرح ان دو زبانوں کی اہمیت آشکارا ہو جائے اور اس کے ارتقائی سفر میں تیزی آسکے۔

حوالہ جات

۱۔ بایزید انصاری، خیر البیان، ترتیب و تدوین، حافظ محمد عبد القدوس قاسمی، پشتو اکیڈیمی پشاور یونیورسٹی، طبع اول، ۱۹۶۷، ص، ۱۳۱

۲۔ ظاہر شاہ قادری، میاں، مؤلف، اخون درویزہ بابا، مخزن اسلام، مکتبہ غوثیہ مدین سوات سرحد، ۲۰۰۰، ص، ۱۵۸

۳۔ خیر اللہ، قاضی، خیر اللغات، دیباچہ، پشتو اردو لغت، حصہ اول، نولکشور گیس پرنٹنگ ورکس لاہور، ۱۹۰۶، ص، ۱

۴۔ ایضاً، دیباچہ

۵۔ ایضاً

۶۔ ایضاً، ص، ۹۳

۷۔ ایضاً

۸۔ ایضاً، ص، ۴۰

۹۔ ایضاً، ص، ۶۶

۱۰۔ ایضاً، ص، ۲۷

۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ ایضاً

۱۳۔ ایضاً، ص، ۲۱

۱۴۔ ایضاً، ص، ۲۲

۱۵۔ ایضاً، ص ۲۷

۱۶۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، مرتبہ، اردو لغات اُصول اور تنقید، فضلی سنز کراچی، ۲۰۱۴، ص، ۴۴

۱۷۔ راحت اللہ راحت زاخیلی، سید لغات افغانی، ناشر، ن۱۹۵۸، ص، ۴۵

۱۸۔ ایضاً، ص، ۴۸

۱۹۔ امتیاز علی عرشی، اردو میں پشتو کا حصہ، پشتو اکیڈیمی پشاور یونیورسٹی، شاہین برقی پریس پشاور، ۱۹۶۰، ص، ۱۴

۲۰۔ ایضاً، ص، ۲۳

۲۱۔ ایضاً، ص، ۲۷

۲۲۔ انوار الحق، مترجم و مرتب، دیوان کاظم علی خان، یونیورسٹی بک ایجنسی پشاور، ۱۹۶۴، ص، ۱۰۱

۲۳۔ ایضاً، ص، ۱۰۷

۲۴۔ ایضاً، ص، ۴۷۲

۲۵۔ ایضاً، ص، ۶۱۹

۲۶۔ بہادر شاہ ظفر، ظفر اللغات، یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور، طبع اول ۱۹۶۶، ص، ط

۲۷۔ ایضاً

۲۸۔ ایضاً

۲۹۔ شمس الرحمٰن فاروقی، اردو لغت اور لغت نگاری، مشمولہ، گوپی چند نارنگ، لغت نویسی کے مسائل، ماہنامہ کتب نما جامعہ نگر دہلی، ۱۹۸۵، ص، ۱۰۲

۳۰۔ بہادر شاہ ظفر، ظفر اللغات، یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور، طبع اول ۱۹۶۶، ص، ۳۴

۳۱۔ ایضاً

۳۲۔ ایضاً، ص، ۳۵

۳۳۔ ایضاً

۳۴۔ ایضاً

۳۵۔ ایضاً

۳۶۔ ایضاً، ص، ۳۴

۳۷۔ ایضاً، ص، ۶۲

۳۸۔ ایضاً، ص، ۳۸

۳۹۔ ایضاً، ص، ۶

۴۰۔ ایضاً، ص، ۳۴

۴۱۔ ایضاً، ص، ۳۵

۴۲۔ ایضاً، ص، ۲۱۴

۴۳۔ ایضاً، ص، ۱۸۰

۴۴۔ ایضاً، ص، ۵۲

۴۵۔ ایضاً، ص، ۳۱

۴۶۔ ایضاً، ص، ۳۴

۴۷۔ ایضاً، ص، ۳

۴۸۔ ایضاً، ص، ۵

۴۹۔ ایضاً، ص، ۱۱

۵۰۔ ایضاً، ص، ۳۶۳

۵۱۔ ایضاً، ص، ۶۰۲

۵۲۔ ایضاً، ص، ۶۰۳

۵۳۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، اردو لغات اصول اور تنقید، فضلی سنز کراچی، ۲۰۱۴، ص، ۴۴

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.5 No.3 2021

۵۴۔ نذیر احمد پروفیسر، اُردو لغت نگاری کے مسائل، مشمولہ، گوپی چند نارنگ، لغت نویسی کے مسائل، ماہنامہ کتب نما جامعہ نگر دہلی، ۱۹۸۵، ص، ۲۸

۵۵۔ ایضاً، ص، ۴۳

۵۶۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، مرتبہ، اردو لغات اُصول اور تنقید، فضلی سنز کراچی، ۲۰۱۴، ص، ۵۳

۵۷۔ بہادر شاہ ظفر، ظفر اللغات، یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور، طبع اول ۱۹۶۶، ص، ۷۷

۵۸۔ ایضاً، ص، ۱۳۹

۵۹۔ ایضاً، ص، ۲۱۷

۶۰۔ ایضاً، ص، ۲۲۱

۶۱۔ ایضاً

۶۲۔ ایضاً

۶۳۔ ایضاً

۶۴۔ ایضاً، ص، ۱۸

۶۵۔ ایضاً، ص، ۱۹

۶۶۔ ایضاً، ص، ۲۴

۶۷۔ بہادر شاہ ظفر، ظفر اللغات، یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور، طبع اول ۱۹۶۶، ص، ۱۰۸

۶۸۔ ایضاً، ص، ۱۱۶

۶۹۔ ایضاً

۷۰۔ ایضاً، ص، ۲۰۴

۷۱۔ ایضاً، ص، ۱۱۰

۷۲۔ ایضاً، ص، ۱۰۶

۷۳۔ ایضاً، ص، ۱۴۲

۷۴۔ ایضاً، ص، ۱۷۴

۷۵۔ گوپی چند نارنگ، مرتبہ، لغت نویسی کے مسائل، ماہنامہ کتب نما جامعہ نگر دہلی، ۱۹۸۵، ص، ۳۰

۷۶۔ رؤف پاریکھ، ڈاکٹر، مرتبہ، اردو لغات اُصول اور تنقید، فضلی سنز کراچی، ۲۰۱۴، ص، ۵۲

۷۷۔ بہادر شاہ ظفر، ظفر اللغات، یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور، طبع اول ۱۹۶۶، ص، ۳۸

۷۸۔ حسن، سید، پروفیسر، لغت نویسی، مشمولہ، گوپی چند نارنگ، لغت نویسی کے مسائل، ماہنامہ کتب نما جامعہ نگر دہلی، ۱۹۸۵، ص، ۴۲

۷۹۔ بہادر شاہ ظفر کاکاخیل، پشتو اردو کی دوسری کتاب، ادارہ اشاعت سرحد قصہ خوانی پشاور، ۱۹۷۴، ص، ۳۸

۸۰۔ ایضاً

۸۱۔ ایضاً

۸۲۔ ایضاً

۸۳۔ انوار الحق، سید، جیلانی، پشتونامہ، مرکزی اردو بورڈ گلبرگ لاہور، طبع اول، ۱۹۷۵، ص، ۵

۸۴۔ ایضاً، ص، ۳

۸۵۔ ایضاً، ص، ۵۵

۸۶۔ ایضاً